حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مصنف :۔ سید ریاض حسین شاہ

www.shahjee.net

ادارہ تعلیمات اسلامیہ
خیابان سید سیکٹر ۳ راولپنڈی

بنیادی عقیدہ

- اللہ ہمارا رب ہے' اور منزّہ عن العیوب ہے۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور معصوم عن الخطا ہیں۔
- قرآن مجید خدا کی کتاب' ہمارا ضابطہ حیات اور بے عیب ہے۔

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے۔ اس حیثیت سے بہر حال یہ امکان رہتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے ---- دورانِ مطالعہ اگر آپ اشارۃً یا صراحۃً کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقیدہ کو مجروح ہوتا ہوا پائیں تو اس کو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیجئے ہم اپنی عزّت' مقام اور جھوٹی اَنا کے مقابلہ میں ایمان کو بہر صورت ترجیح دیتے ہیں۔

* * * * *

نوٹ (منجانب :۔ سائٹ ایڈمن)

محترم قارئین۔ اگر آپ کو کسی کتاب / مضمون میں کوئی ٹائپنگ کی لفظی غلطی نظر آئے تو برائے کرم ہمیں فوراً ای میل ایڈریس پر (کتاب / مضمون کا نام بمع صفحہ نمبر) مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ عزوجل ہمیں ہر خطا سے محفوظ فرمائے اور جو غلطی ہوئی اُسے معاف فرمائے۔ آمین

E-mail :- kamranis1@hotmail.com

kamran@shahjee.net

Website :- www.shahjee.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آواز حسن ہے۔ ایسا حسن جسے انقلاب کی پرکار کہا جا سکتا ہے۔ آبشاروں کے گرنے سے پیدا ہونے والی آوازیں، بل کھاتی ندیوں کے دوڑنے سے پیدا ہونے والے ارتعاش، چشموں اور جھرنوں کے اچھلنے کی صدائیں۔ مضراب کی چھاتی سے نکلنے والے نغمے، سارنگی کی تاروں سے جنم لینے والی دھنیں، پتوں کے ٹکرانے سے بجنے والی تالیاں حسن ہی حسن ہیں۔ ایسا حسن جس سے صرف کان ہی لذت مند ہو سکتے ہیں۔ فطرت نے سمع ذوقی کے ان گنت ذریعے بنائے ہیں لیکن جو لطافت اور مٹھاس، جو شیرینی اور حلاوت، جو کیف اور رنگ اور مستی و ذوق "انسانی آوازوں" میں بھرا ہے اس کی کوئی نظیر نہیں۔

اچھی آواز

خوبصورت آواز

سچی آواز

دلکش آواز

دل موہ آواز

اچھی سوچوں کا مظہر بن سکتی ہے

اچھے افکار کی دلیل ہو سکتی ہے

اچھے جذبوں کی برہان بن سکتی ہے

اس میں شک نہیں اچھی آواز عشق کی اساس ہوتی ہے

درد کا اظہار ہوتی ہے

خوشگوار تبدیلیوں کی بنیاد ہوتی ہے

انقلاب کی ضرورت ہوتی ہے

اخلاق سازی کی دہلیز ثابت ہو سکتی ہے

انسانی تاریخ میں بہت سے لوگ پیدا ہوئے جن کے پاس فطرت کا یہ نور وافر مقدار میں موجود رہا۔ ایسے لوگ بھی جن کے برق برق خطبوں نے دل دہلا دیئے۔ ایسے لوگ بھی جن کی باتوں کی کرن کرن روشنی نے دل دھو دیئے ایسے لوگ بھی جن کے پھول پھول بولوں نے انسانی تقدیر بدل دی۔ ایسے لوگ بھی جن کے نور نور واعظوں نے علم کے دریا بہا دیئے اور ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں رہی جن کی سریلی آوازوں نے نوری جذبوں میں سفلی سوچوں کی گندگی پیدا کی گویا آوازوں کی تاریخ میں جہاں ساخت کے اعتبار سے زیر و بم ہے۔ نشیب و فراز ہے ایسے ہی اثر اور تاثر کے لحاظ سے زمین اور آسمان کا فرق ہے لیکن تاریخ کے کانوں کو یہ بات اچھی طرح سن لینی چاہیے کہ اس جہاں میں بسنے والوں نے ایک آواز ایسی بھی سنی جو بلاشبہ کہکشاں کی چمک رکھتی تھی۔

بجلیوں کا انداز رکھتی تھی

سورج کی روشنی
اور چاند کے اجالے رکھتی تھی
ایسی آواز جس میں ہمیشہ کبریائی
نغموں ہی کی مٹھاس ملتی ہے
ایسی آواز جو فضا میں مسکراتی
تو جنت کی حوریں بھی رقصاں
ہوتی ایسی آواز جو کانوں میں
پڑتی تو دل جنت ہو اٹھتا ایسی
آواز جو رات کا کلیجہ چیرتی تو فرشتے
درود پڑھتے ایسی آواز جو زماں کی
زمین پر بکھرتی تو دنیا مکلوتی نظاروں
کی نظیر بن جاتی یہ خوبصورت آواز
یہ میٹھی آواز
یہ جہیر آواز
یہ گرجدار آواز
یہ نورانی آواز
یہ نوری آواز تھی

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی یہ نازش کونین محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی محبت اور پیار سے سنتے بلکہ دعا دیتے۔ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو تاریخ نے جس تصویری رنگ میں پیش کیا وہ ہے۔

مظلوم بلال رضی اللہ عنہ
مسکین بلال رضی اللہ عنہ
ستم یافتہ بلال رضی اللہ عنہ
مجبور بلال رضی اللہ عنہ
مقہور بلال رضی اللہ عنہ
غلام بلال رضی اللہ عنہ
فقیر بلال رضی اللہ عنہ
لیکن

www.shahjee.net

سمجھتا ہوں کہ بلال رضی اللہ عنہ فقیر تھے لیکن فقیر خدا مست تھے عشق رسالتماب نے انہیں ہر دو جہاں سے بے نیاز بنا دیا تھا انہیں خدائے رحمت و نعمت نے اس دولت سے نواز دیا تھا کہ دنیا کا مال دار سے مال دار شخص بھی ان کے سامنے ہیچ تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلسل نظر کرم نے انھیں وہ مقام عطا کر دیا کہ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ ایسے بزرگ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ بھی انھیں "سیدنا" کہہ کر پکارتے۔ سو بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ

خودار بلال رضی اللہ تعالی عنہ

باحوصلہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ

کارکشا بلال رضی اللہ تعالی عنہ

باطل شکن بلال رضی اللہ تعالی عنہ

کفر سوز بلال رضی اللہ تعالی عنہ

مجاہد بلال رضی اللہ تعالی عنہ

امین بلال رضی اللہ تعالی عنہ

اور محب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ تعالی عنہ

معتمد رسول بلال رضی اللہ تعالی عنہ

عشق کیش نبی اور

عشق کیش رسول بلال رضی اللہ تعالی عنہ

آپ کی والدہ کا نام "حمامہ" تھا اور والد "رباح" تھے۔ حبشہ کے رہنے والے تھے غلام ہو کر جمح کے پاس مکہ پہنچ گئے۔ حلیہ مورخین نے لکھا کہ

رنگت سیاہ تھی

قد طولانی تھا

ماتھا تھوڑا اٹھا ہوا تھا

آنکھیں سرخ جیسے

خون بستہ ہوتا ہے

ہاتھ لمبے لمبے

چھاتی کھلی ہڈیوں

پر گوشت خفیف

جسم داغ دار

www.shahjee.net

آواز گرج دار

لباس سفید اور شفاف

عمامہ تاب دار

ہاتھوں میں پھرتی جیسے برق پارے بھرے ہوں

قدموں میں تیزی جیسے بجلیاں شعلہ بہ پا ہوں

زبان نغمہ زن

منہ گیت گو

دل لرزاں بہ وجد

بدن مستاں بہ کیف

نظر رقصاں بہ عشق

سینہ پیچاں بہ درد

حاصل زندگی

"احد احد" "احد احد"

خوشی ہو یا غم ..... "احد احد"

اندھیرے ہوں یا اجالے ..... "احد احد"

شب تیرہ و تار ہو یا روز روشن ..... "احد احد"

بولہبی کی ستیزہ کاریاں ہوں تو ..... "احد احد"

ذوق محبت کی کلکاریاں ہوں تو ..... "احد احد"

گھسیٹنے والے گلے میں رسیاں ڈال کر تپتی ریت پر گھسیٹے جا رہے ہیں لیکن کہنے والا کہہ رہا ہے ..... "احد احد"

لوہے کی تپتی سلاخوں کے ساتھ جسم داغا جا رہا ہے لیکن زبان پر ترانہ نور جاری ہے ..... "احد احد" جان سے مار ڈالنے کی دھمکیاں وحشت ناک صورت اختیار کر رہی ہیں لیکن عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبے ہوئے دل کی ایک ہی پکار ایک ہی صدا ایک ہی آہ اور ایک ہی کراہ ..... "احد احد"

"احد احد" قول کا جواب نہیں لیکن

"احد احد" کے قائل کی بھی کوئی مثال نہیں

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالی عنہ پہلے چھ یا سات لوگوں میں ایک تھے جنہوں نے علی وجہ البصیرت "اسلام" قبول کیا

ایمان کی تصویر بنے

اطاعت کا مفہوم بتلایا۔

www.shahjee.net

اتباع کا نقشہ پیش کیا۔

عشق کی تفسیر لکھی۔

درد کی داستان رقم کی۔

جذبوں کی بہار، جیتی آرزوں کی نکھار۔

بلاشبہ انہی کے دم قدم سے تھی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

سبقت لے جانے والے چار ہیں

میں عربوں میں

صہیب رومیوں میں

سلیمان رضی اللہ تعالی عنہ اہل فارس میں

اور بلال رضی اللہ تعالی عنہ حبشہ والوں میں

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی پیشانی میں

غیرت و حمیت، خودی اور استغنا کے ماہتاب رقصاں کر رہے تھے۔یہی وجہ ہے کہ مکہ ہو یا مدینہ، ام القری ہو یا شہر نور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فدایوں کا مرکز توجہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ بن چکے تھے۔بڑے بڑے لوگ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو توصیفی جملوں سے نوازتے تو آپ گھائل ہو جاتے۔سر جھک جاتا ماتھے پہ ہلکے ہلکے پسینے آجاتے نگاہوں سے عاجزی امڈ آتی اور رخساروں پر فرط نیاز مندی سے آنسوڈھلک جاتے اور آپ فرماتے:۔

انما انا حبشی۔۔۔۔

کنت بلا سس عبدا۔۔۔۔

میں تو کچھ نہیں.....

سوائے اس کے کہ حبشی ہوں.....

ہاں میں کیا ہوں سوائے اس کے کہ کل میں غلام تھا۔

کیا خوب لکھا خالد محمد خالد نے کہ یہ "اسلام" کا دائمی اور ابدی فیضان ہے جس نے بلال کو وہ دوام بخش دیا کہ آج مغرب ہو یا مشرق

پاکستان ہو یا چین

ملائشیا ہو یا روس

ترکی ہو یا ایران

شام ہو یا سوڈان

بچے بھی حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالی عنہ کا نام جانتے ہیں۔اگر اسلام کا نور اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے سینے میں جذب نہ ہوئی ہوتی تو آپ غلام ہی ہوتے اور غلاموں کی دنیا میں آج گم ہوتے اور کوئی انہیں جانتا تک نہ ہوتا۔

ہے تازہ آج تک وہ نوائے جگر گداز

صدیوں سے سن رہا ہے جسے گوش چرخ پیر

اقبال یہ کس کا فیض عام ہے

رومی فنا ہوا حبشی کو دوام ہے

اللہ اکبر.....!!!

اللہ اکبر.....!!!

یہ حسین کلمات اپنی دل آویزی ہی میں بے مثال نہیں بلکہ نماز کے لئے مسلمانوں کو جمع کرنے کا ذریعہ بھی ہیں۔"الصلوۃ جامعہ"ایسا مختصر جملہ ہو یا"الصلوۃ خیرمن النوم" پروجاہت فقرہ ہر ایک کے حسن میں حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی یادیں مضمر ہیں اس لئے کہ انہیں سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر آپ ہی نے ادا کیا تھا۔اذان بذات خود بھی انقلاب پرور ہے۔چہ جائیکہ اسے بلال کا صوتی حسن میسر آ جائے دل خود بخود کھنچتے ہیں اور تبیابیوں میں سجدے بے تاب ہو جاتے ہیں۔

www.shahjee.net

مسٹر جیمیر نے لکھا تھا کہ

"موذن کی آواز جو سادہ مگر نہایت متین و دلکش ہوتی ہے۔اگرچہ دن کے وقت شہر کے شوروغل میں بھی مسجد کی بلندی سے دلچسپ اور خوش آھند معلوم ہوتی ہے لیکن رات کے سناٹے میں اس کا اثر اور بھی عجیب طور سے شاعرانہ معلوم ہوتا ہے یہاں تک بہت سے اہل یورپ بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر پر مبارک باد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس نے انسان کی آواز کو موسائیاں کی ترہی اور عیسائیوں کے گرجا کے گھنٹے پر ترجیح دی"------ !!!

اس میں شک نہیں کہ قدس ،کعبہ اور مدینتہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ فضاؤں کو سب سے پہلے اذان کی روح پرور آواز سے جس ہستی نے مرتعش کیا اور ان مقامات کی نسیم ہائے قدس میں شوق و مستی کی خوشبویں انڈیلیں وہ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ ہی تھے اور آپ کا موذن ہونا بذات خود بڑی عظمت کی بات ہے لیکن اس سے بھی زیادہ قابل توجہ بات یہ کہ

بلال معمار وقت تھے

نقیب وقت تھے

محافظ وقت تھے

پاسبان وقت تھے

آشنائے وقت تھے

چونکہ اوقات کی معرفت سب سے زیادہ آپ کو حاصل تھی اس لئے وہ معلن وقت ٹھہرئے۔اگر یہ سچ ہے کہ دنیا کی قیمتی ترین دولت وقت ہوتی ہے تو پھر اس لحاظ سے متمول ترین شخص وقت کا قدردان ہوتا ہے اس اعتبار سے یوں کہا جا سکتا ہے کہ

بلال مسکین و فقیر نہیں
غنی و عظیم تھے اس لئے
کہ کائنات کا قیمتی ترین
سرمایہ وقت ہر دم اور
ہمہ وقت انکی نگاہوں کے
سامنے رہتا تھا۔ میں تو
یوں کہوں گا کہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے 'صحابہ کی گھڑی
تھے جن کی زبان حق
سے نکلنے والے سرمدی ترانے
سن کر ہی وہ اللہ کے سامنے جھکتے تھے

فتح مکہ کے موقع پر کعبہ کی چھت سے افق تاریخ نے جس عظیم ہستی کی زبان نور سے اذان کی گونج سنی وہ بھی حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالی عنہ تھے۔

تمام غزوات میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔ بدر میں آٹا گوندھ رہے تھے کہ نظر امیہ بن خلف پر جا پڑی۔ بجلی کی طرح اٹھے اور تلوار لے کر یکایک امیہ پر حملہ کر دیا' حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ نے ہر چند پکارا کہ اسے میں نے پناہ دے دی ہے لیکن آپ نے فرمایا۔

راس الکفر،

امیہ بن خلف۔۔۔

لا نجوت ۔۔۔ان نجا

کفر کا سرغنہ امیہ بن خلف ہے
اگر کوئی چھوڑے بھی تو میں اسے نہیں چھوڑ سکتا

تھوڑی ہی دیر بعد تاریخ بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو تپتی ریت پر گھسٹینے والے امیہ بن خلف کا خون تلواروں سے ٹپکتے دیکھ رہی تھی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رفیق اعلی سے جا ملے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی
اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب!
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

مومن کا افضل عمل اللہ کی راہ میں جہاد ہے ...

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا" بلال تم کیا چاہتے ہو"؟

"میں اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلنا چاہتا ہوں

یہاں تک کہ مجھے موت آئے" بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا

حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا"ہمارا موذن کون ہو گا"۔

بلال رضی اللہ تعالی عنہ کا پیمانہ صبر چھلک گیا۔آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لیے بھی اذان نہیں کہہ سکتا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے اصرار فرمایا اور کہا

میں نہیں جانے دوں گا

حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے

"اگر تم نے مجھے اپنے لیے آزاد کروایا تھا تو روک لو لیکن اگر اللہ کی رضا کے لئے یہ کام کیا تھا تو مجھے جانے دو میں رک نہیں سکتا"

حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ شام چلے گئے اور مرابط و مجاہد کی حیثیت سے شام ہی میں رہے...

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے تشریف لے جاتے تو بلال رضی اللہ تعالی عنہ آگے آگے چلتے۔آپ کے آگے آگے چلنے کا یہ جمالیاتی منظر کون بھول سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار آپ سے پوچھا بلال رضی اللہ تعالی عنہ تم کیا کرتے ہو کہ میں جنت میں تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے سامنے محسوس کر رہا تھا آپ نے فرمایا"ہر طہارت کے بعد نماز ادا کرنا"۔عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنیوں میں دین حق کا طالب جب بھی خدام رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے گا بلال رضی اللہ تعالی عنہ آگے آگے نظر آئیں گے۔

محبت کی یہ بھی ایک ادا تھی کہ جو کچھ کھانے کے لئے ملتا پہلے جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش فرماتے ایک موقع پر کھجوریں پیش کیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا

"بلال ! یہ کہاں سے...؟

آپ نے فرمایا...

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !

"میرے پاس جو کھجوریں تھیں وہ خراب تھیں اس لئے میں نے وہ دو صاع دے کر ایک صاع اس لئے لے لیں کہ آپ کو پیش کروں"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

افسوس... !

بلال رضی اللہ تعالی عنہ !

"یہ تو سود ہے اگر تمہیں لینی ہی تھیں تو پہلے اپنی کھجوریں فروخت کرتے پھر جو معاوضہ ملتا ان سے یہ کھجوریں خرید لیتے"۔

رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل صحبت نے مزاج اس قدر لطیف بنا دیا کہ سچائی ملکہ راسخہ ہو گئی۔ایک مرتبہ آپ کے بھائی نے ایک عربی خاتون کو پیغام نکاح دیا"

خاندان والوں نے کہا کہ اگر بلال رضی اللہ تعالی عنہ تمہارے عرب ہونے کی تصدیق کر دیں تو شادی ممکن ہو سکتی ہے۔

آپ سے پوچھا گیا...

آپ فرمانے لگے

بھائیو... !

میں بلال رباح کا بیٹا ہوں یہ میرا سگا بھائی ہے

دین میں اونچا آدمی ہے

چاہو تو شادی کر دو گر نہ انکار کر دو

آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ میری اذان جس طرح لوگوں کے ذہن اور دل میں گونجتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہمیشہ میرے دل میں گونجتے رہیں گے۔

بلال !

"فقیر ہو کر مرنا نہ کہ غنی"

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسے ممکن ہو گا۔ بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمانے لگے

جو رزق ملے اسے چھپا کر نہ رکھنا

اور جو کچھ تم سے مانگا جائے

اسے روک کر نہ رکھنا

عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسے ممکن ہو گا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"یہ چیز ہو گی یا پھر آگ"

اللہ اکبر !

جو اٹھتا ہے وہ دبتا ہے

اللہ اکبر !

جو چلتا ہے وہ رکتا ہے

اللہ اکبر !

جو بھیجتا ہے وہ بلاتا ہے

وہ گھڑیاں آ پہنچیں اور وہ ساعتیں

جب زمان و مکاں کا یہ انوکھا منادی ‘
موذن ‘وفا کیش رسول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اٹھنے
لگا جان کنی کا عالم طاری ہوا۔
پاس موجود بیوی محترمہ کی زبان پر یہ الفاظ
جاری ہو گئے
"واحرہ باہ"
ہائے میری مصیبت
عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں کھول دیں اور تڑپ کر فرمایا
"واطرہ باہ"
واہ واہ میری خوشی
اور . . .
پھر . . . !
محبت کا آخری گیت
پیار کا آخری نغمہ
اور عشق کا آخری ترانہ
لبوں سے ادا کیا

www.shahjee.net

غداً نلقی الاحبه

محمداً وصحبه

کل ہم دوستوں سے ملیں گے
جان محبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور
آپ کے ساتھیوں کی زیارت کریں گے

اسی کے ساتھ شہید محبت کی نطق نے
اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بوسے لیے اور جان
جاں آفریں کے سپرد کر دی

انا اللہ وانا الیہ راجعون

♠♠♠♠♠♠♠♠♠